احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

☎ 213029

CPL 61

ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

ہفتہ 6- نومبر 1999ء - 27 رجب 1420 ہجری - 6- نبوت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر253

اصل زندگی آخرت کی ہے

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ احزاب کے وقت خندق کھود رہے تھے اور صحابہ مٹی اپنے کندھوں پر اٹھا کر دوسری جگہ منتقل کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر فرماتے تھے۔

اے اللہ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ تو مہاجرین اور انصار کو بخش دے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ کو سپرد خاک کردیا گیا

بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا

قریباً پندرہ ہزار احباب نے نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کی

ربوہ:4 نومبر1999ء۔ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ (چھوٹی آپا) صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو آج شام 5 بجے بہشتی مقبرہ ربوہ کی اندرونی چار دیواری میں سپرد خاک کردیا گیا۔

حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ کا جنازہ ان کے گھر واقع دار الصدر سے شام تین بج کر 35 منٹ پر اٹھایا گیا۔ سفید رنگ کے تابوت کو چارپائی پر رکھا گیا تھا اور چارپائی کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھے گئے تھے۔ اس طرح سے جنازہ کاندھوں پر رکھ کر بیت المبارک لایا گیا جہاں 4 بج کر 5 منٹ پر نماز عصر ادا کی گئی اور عصر کی نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور کے ارشاد کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں قریباً پندرہ ہزار احباب جماعت شامل تھے۔ احباب جماعت کی کثرت کی وجہ سے بیت المبارک کا مسقف حصہ' اندرونی صحن اور شرقی جانب کا میدان جہاں پر جنازہ پڑھنے والوں کے لئے انتظام کیا گیا تھا' سارے بھر گئے تھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد احباب سے درخواست کی گئی کہ وہ بیت المبارک کے اندر ہی چند منٹ تشریف رکھیں۔ چنانچہ جنازہ ایک بار پھر کندھوں پر اٹھایا گیا اور بیت المبارک سے باہر لا کر کوارٹرز کے سامنے والی سڑک سے گزرتا ہوا سرگودھا روڈ پر آیا اور پھر بہشتی مقبرہ کی طرف مڑ گیا۔ بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیواری کے دروازہ کے پاس چارپائی رکھ دی گئی اور خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد نے تابوت کو اٹھا کر اس دروازے سے قبر تک پہنچایا۔ جنازے کے اردگرد مستعد اور چاق و چوبند خدام نے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر ایک دائرہ بنایا تھا جس کے اندر خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد اور ناظر نائب ناظران وکلاء نائب وکلاء اور افسران صیغہ کے علاوہ امرائے جماعت بھی جنازہ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ ایک اور بڑا دائرہ اس کے باہر تھا تاکہ احباب کی کثرت کو کنٹرول کیا جاسکے۔

ان دو دائروں نے بہشتی مقبرہ سے باہر بھی اپنا حصار قائم رکھا۔ اندرونی چار دیواری میں شمالی سمت پہلی قطار کی انتہائی غربی سمت حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی قبر کے پہلو میں حضرت مریم صدیقہ صاحبہ کو سپرد خاک کیا گیا۔ تابوت کو قبر میں اتارنے کے بعد اس کو ریت سے بھرا گیا اور پھر اس کے اوپر سیمنٹ کے سلیب ڈال کر تازہ سیمنٹ ریت سے اس کی درزیں پر کی گئیں اس کے بعد اس پر پلاسٹک شیٹ ڈالی گئی اور اوپر مٹی ڈال کر قبر کا تعویذ بنایا گیا۔ پانچ بجے قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ جس میں چار دیواری کے اندر اور باہر موجود ہزاروں ہزار احباب نے شرکت کی۔

آخری دیدار

حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ کا آخری دیدار کرنے کے لئے خواتین گزشتہ روز تین بجے سے ہی آنا شروع ہوگئی تھیں۔ پہلے روز تین سے آٹھ بجے رات تک آخری دیدار کرایا گیا۔ عورتوں کا جم غفیر تھا کہ ٹوٹا پڑتا تھا آج صبح چھ بجے سے جنازہ اٹھائے جانے کے وقت تک آخری دیدار کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک اندازے کے مطابق 20 ہزار سے زائد عورتوں نے آخری زیارت کی۔

بیرون ربوہ سے آمد

حضرت سیدہ ام متین کی وفات پر تعزیت اور جنازہ و تدفین میں شرکت کی غرض سے وفود کی آمد کا سلسلہ 3۔ نومبر کی شام سے ہی شروع ہوگیا تھا۔ دار الضیافت کے منتظم نائب ناظر ضیافت مکرم ملک منور جاوید صاحب نے بتایا کہ مہمانوں کی بڑی تعداد میں آمد کے پیش نظر چونکہ دار الضیافت کے کمرے ناکافی ہو جانے تھے لہٰذا لجنہ بیرکس اور گیسٹ ہاؤس خدام الاحمدیہ میں بھی جگہ حاصل کرلی گئی اور مہمانوں کی آمد پر ان کو وہاں ٹھہرایا جاتا رہا۔ مکرم ملک صاحب نے بتایا کہ دار الضیافت نے 4 ہزار مہمانوں کو کھانا کھلایا ایک اندازے کے مطابق بیرون ربوہ سے دو ہزار کے قریب خواتین تشریف لائیں۔

مقامات

بیرون از ربوہ جن مقامات سے احباب و خواتین دار الضیافت میں تشریف لائے اس کی کسی قدر تفصیل اس طرح سے ہے۔

صوبہ سرحد کے علاقوں پشاور اور مردان سے مہمان آئے۔ آزاد کشمیر سے کوٹلی سے آئے۔ صوبہ پنجاب کے جن مقامات سے احباب و خواتین تشریف لائے وہ یہ ہیں۔ اٹک' راولپنڈی' اسلام آباد' جہلم' چکوال' بھکر' خوشاب' میانوالی' سرگودھا' فیصل آباد' جھنگ' ٹوبہ ٹیک سنگھ' شیخوپورہ' گوجرانوالہ' گجرات' منڈی بہاؤالدین' لاہور' سیالکوٹ' نارووال' ساہیوال' ملتان' وہاڑی' ڈیرہ غازی خان' مظفر گڑھ' راجن پور' بہاولنگر' بہاولپور' حافظ آباد' رحیم یار خان' صوبہ سندھ کے علاقوں سے بھی احباب و خواتین تشریف لائے ان میں کراچی' حیدر آباد' سانگھڑ' میرپور خاص اور بدین جیسے دور دراز علاقوں سے بھی مہمان آئے۔

دار الضیافت کے باہر دور تک کاروں' ویگنوں' اور بسوں کی قطار لگی ہوئی تھی۔ جنازہ اٹھائے جانے کے بعد بیت المبارک کے سامنے والی سڑکوں پر اور پھر بہشتی مقبرہ کے سامنے سڑک کے پار وسیع کھلی جگہ پر کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ کی شمالی سمت کی ساری جگہ کاروں بسوں ویگنوں سے بھری پڑی تھی۔

آخری بیماری

حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کی تاریخ پیدائش 7۔ اکتوبر 1918ء ہے۔ اس طرح سے آپ نے 81 سال اور 27 دن عمر پائی۔ عرصہ چار پانچ سال سے آپ کو دل کی تکلیف شروع ہوئی۔ دل کو بجلی پہنچانے کا نظام خراب ہوگیا تھا۔ چنانچہ آپ کے دل کو دو سال قبل پیس میکر Pace Maker لگایا گیا۔ اس کے علاوہ بعض دیگر عوارض بھی تھے۔ کمزوری کی وجہ سے آپ کو بستر پر مسلسل لیٹنا پڑتا تھا۔ جس سے انفیکشن ہوگئی جو بالآخر جان لیوا ثابت ہوئی۔

بہن بھائی

حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ اپنے بھائی بہنوں میں سب سے بڑی تھیں۔ آپ نو بہن بھائی ہیں جن میں چھ بہنیں اور تین بھائی ہیں۔ جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

بھائی

محترم سید محمد احمد صاحب' محترم سید سید احمد صاحب' محترم سید امین احمد صاحب' آخر الذکر دونوں بھائی فوت ہوچکے ہیں۔

بہنیں

مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بیگم پیر صلاح الدین صاحب' مکرمہ طیبہ بیگم صاحبہ بیگم نواب مسعود احمد خان صاحب والدہ محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر' مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان' مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ بیگم محترم سید حضرت اللہ پاشا صاحب' مکرمہ امۃ السمیع صاحبہ بیگم مرزا رفیع احمد صاحب'

کتب و مضامین

حضرت چھوٹی آپا صاحبہ نے تاریخ لجنہ مرتب کی جس کی 5 جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے عورتوں کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبات کے مجموعہ الازہار لذوات الخمار اوڑھنی والیوں کے لئے پھول' مشکوٰۃ المصابیح (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث عورتوں کے بارے میں) مرتب کئے اس کے علاوہ آپ کی بعض تقاریر پمفلٹ کی صورت میں شائع ہوئی ہیں۔ آپ نے جماعتی اخبار رسالوں الفضل مصباح وغیرہ میں متعدد مضامین بھی رقم

باقی صفحہ 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔ عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 81)

ہنگامہ امرتسر اور ایک معزز غیر از جماعت دوست

9۔ نومبر 1905ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود نے امرتسر میں لیکچر دیا۔ اس موقع پر رؤساء امرتسر کے سمجھانے کے باوجود بعض شریروں نے ہنگامہ بپا کر دیا اور حضور جونہی گاڑی میں سوار ہوئے ہر طرف سے پتھراؤ شروع کر دیا۔ اس موقع پر ایک خدا ترس مسلمان میاں قادر بخش صاحب نے ایسا قابل رشک نمونہ دکھلایا جو قیامت تک سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

میاں قادر بخش صاحب بازار مائی سیواں امرتسر میں کتب فروشی اور جلد سازی کا کام کرتے تھے۔ 1936ء کے قریب حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر کو آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا تو انہوں نے حضرت اقدس کے لیکچر امرتسر میں سنگباری کا واقعہ اور ایک خواب بھی، حضرت ڈاکٹر صاحب کو سنائی جس کی تفصیل حضرت ڈاکٹر صاحب کے قلم سے درج ذیل کی جاتی ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"(انہوں نے) کہا کہ اوائل میں جب حضرت مرزا صاحب ریاض ہند پریس امرتسر میں اپنی تصانیف چھپوانے آیا کرتے تھے۔ میں ان دنوں اس پریس میں ملازم تھا۔ اور جس دن آپ کا لیکچر منڈوہ کنہیالال امرتسر میں ہوا تھا۔ اور رمضان میں چاء کے عذر پر مخالفین نے اودھم مچا دیا تھا۔ امرتسری غنڈے فساد پر اتر آئے تھے۔ احباب نے حضور کو حفاظت کے لئے حلقہ میں لے لیا تھا۔ میں بھی حضور کے بچانیوالوں میں تھا۔ اس وقت کسی بدمعاش نے ایک ایسی زور کی اینٹ پھینکی۔ کہ اگر وہ میری گدّی لگ کر رک نہ جاتی، تو حضور کو سخت چوٹ آتی۔ اس اینٹ سے میرے سر میں زخم ہو کر اتنا خون جاری ہوا تھا۔ کہ میرے کپڑے بھر گئے تھے۔ چنانچہ اس زخم کا نشان اب تک موجود ہے۔ میں نوجوان تھا۔ میں نے کرتے سے ہی زخم کو باندھ لیا تھا۔ لیکن مجھے ڈر تھا۔ کہ گھر جاؤں گا، تو والد صاحب ناراض ہوں گے۔ مگر جیسا کہ حضرت والد صاحب کو بسا اوقات غیب کے نظارے ہو جاتے تھے، میں ابھی گھر کی سیڑھیوں میں چڑھ رہا تھا کہ حضرت والد صاحب نے پکار کر فرمایا کہ شاباش بیٹا تو نے بہت اچھا کام کیا ہے، جو ایک خدا کے بندے کی مدد کی ہے۔ خیر یہ ایک واقعہ بچپن کا تھا اور میں اس کو بھول بھی گیا تھا۔ کہ اب چند یوم ہوئے حضرت مرزا صاحب نے مجھے خواب میں فرمایا ہے۔ کہ قادر بخش

ہمیں تمہارا احسان یاد ہے۔ ہم انتظار میں رہے، مگر تم قادیان نہیں آئے۔ اب تم قادیان میں ضرور جاؤ۔ اور ہمارا اسلام ہمارے فرزند میاں محمود احمد کو اور اس کی والدہ کو پہنچاؤ۔

چنانچہ اس وقت میاں قادر بخش صاحب نے مجھ سے بھی وعدہ کیا تھا۔ کہ میں قادیان میں آکر اس فرض پیغام رسانی کو انشاء اللہ ضرور ادا کروں گا۔

اب عرصہ قریباً ایک ماہ کا ہوا ہے۔ کہ میاں قادر بخش صاحب موصوف قادیان میں آئے تھے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ان کو پھر خواب میں حضرت مرزا صاحب کی زیارت ہوئی۔ اور حضور نے فرمایا ہے۔ کہ تم نے اب تک قادیان میں جاکر ہمارا پیغام کیوں نہیں پہنچایا.....

اخی المکرم میاں قادر بخش صاحب نے پیغام مذکور کو بحضور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہنچا دیا"

(الحکم 28۔ جون 1939ء صفحہ 2)

خواب میں حضرت مولانا نورالدین کی زیارت

حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر فرماتے ہیں

"اس مرتبہ ایک اور صاحب بھی حضرت مرزا صاحب کے ساتھ تھے جن کے نقش کچھ بھارے تھے۔ میرے دریافت کرنے پر کہ یہ کون صاحب ہیں حضور نے فرمایا تھا کہ یہ وہ شخص ہے۔ جس کو چھ ہزار حدیثیں یاد ہیں۔

میاں قادر بخش صاحب نے جو حلیہ اس بزرگ کا بتایا تھا۔ جن کو انہوں نے خواب میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ دیکھا تھا۔ مجھے احساس ہوا تھا۔ کہ غالباً یہ بزرگ حضرت نورالدین خلیفۃ المسیح الاول ہی ہوں گے۔ چنانچہ میں دو فوٹو گھر سے لے آیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود۔ خلیفۃ المسیح الاول، خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور ان کے دونوں برادر صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ و صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سلمہا اللہ کی تصاویر ہیں۔ میاں قادر بخش نے دور ہی سے دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح اول کو پہچان لیا۔ اور کہا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جو حضرت مرزا صاحب کے ساتھ تھے۔ جن کے متعلق حضور نے فرمایا تھا کہ ان کو چھ ہزار حدیثیں رسول کریم ﷺ کی یاد ہیں۔"

(الحکم 28۔ جون 1939ء ص 2)

بقیہ صفحہ 1

فرمائے۔ جن میں حضرت مصلح موعود کی سیرت کے بارے میں خاص روشنی پڑتی ہے۔

خاص اعزاز

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے بتایا ہے کہ حضرت مصلح موعود نے اپنی بیماری کے دنوں میں الیس اللہ کی انگوٹھی اپنے ہاتھ سے اتار کر حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ کے حوالے کر دی تھی کہ جو نیا خلیفہ بنے اس کو پہنا دی جائے۔ چنانچہ آپ نے اس کو نہایت احتیاط سے رکھوایا اور مجھے بھی اس سے مطلع فرما دیا۔

خدمت قرآن

حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ نے سینکڑوں بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ صدر لجنہ کے عہدہ سے فارغ ہونے کے بعد تو یہ آپ کا مستقل مشغلہ بن گیا۔ صبح ناشتہ کے فوراً بعد ہی بچیاں آنی شروع ہو جاتیں۔

بیرونی ممالک کے دورے

مکرم سید غلام احمد صاحب فرخ جن کو چند ماہ کی عمر سے حضرت چھوٹی آپا نے پالا بتایا کہ حضرت چھوٹی آپا نے جن ممالک کے دورے کئے ان میں انڈونیشیا، سنگاپور، یورپ کے کئی ممالک، نائیجیریا، غانا اور امریکہ شامل ہیں۔ ہر جگہ آپ نے بطور صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ احمدی عورتوں کی تربیت و اصلاح میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

حضرت اماں جان کی خدمت

حضرت مسیح موعود کی زوجہ مطہرہ حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی خدمت کا آپ کو خصوصی اعزاز حاصل ہوا۔ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر نے بتایا کہ آپ کی شادی کے بعد حضرت مصلح موعود نے آپ کو خصوصیت سے حضرت اماں جان کی خدمت پر مامور کیا۔ چنانچہ آپ نے دیگر تمام مصروفیات کے علی الرغم اس ڈیوٹی کو بہت احسن انداز میں نبھایا۔ اس طرح سے آپ کو حضرت اماں جان کی خصوصی قربت حاصل ہوئی اور یہ خدمت آپ کا اہم اعزاز بن گئی۔

حضرت مصلح موعود کی خدمت

حضرت مصلح موعود کی ذاتی سیکرٹری کا کام تو آپ نے 1935ء میں شادی کے فوراً بعد ہی سنبھال لیا تھا۔ چنانچہ حضور کی طرف سے جانے والی ہدایات، خطوط، تقاریر کے نوٹس، اور بعض کتب وغیرہ کے نوٹس تحریر کرنا آپ کی ایک خاص اور اہم خدمت رہی۔ خصوصاً حضرت مصلح موعود کی آخری بیماری میں حضور کی طرف سے بہت سی ہدایات آپ ہی کے قلم سے آیا کرتی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت مصلح موعود کی آخری بیماری میں جو کئی سالوں پر محیط رہی آپ نے غیر معمولی جانفشانی اور محنت سے اپنے عظیم شوہر کی خدمت کی سعادت پائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ کو اپنی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کو آپ کے پیاروں میں جگہ دے اور آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

سوموار 8۔ نومبر 1999ء

1-30 a.m.	لقاء مع العرب۔
2-30 a.m.	انٹرویو۔ مجیب الرحمان صاحب۔ میزبان۔ حافظ مظفر احمد صاحب
3-20 a.m.	درس القرآن نمبر 10
4-55 a.m.	لجنات اور ناصرات کی ملاقات۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-35 a.m.	چلڈرنز کلاس۔ نمبر 36
6-05 a.m.	لقاء مع العرب۔
7-05 a.m.	انٹرویو۔
8-00 a.m.	اردو کلاس نمبر 81
9-20 a.m.	چینی زبان سیکھئے۔
9-55 a.m.	انگریزی بولنے والے احباب سے ملاقات۔
11-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
11-35 a.m.	چلڈرنز کلاس نمبر 36
12-05 p.m.	درس القرآن نمبر 10۔ 13-2-95
1-50 p.m.	لقاء مع العرب۔
2-55 p.m.	اردو کلاس۔ نمبر 81
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 p.m.	نارویجین زبان سیکھئے۔
6-05 p.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ کبڈی۔
6-40 p.m.	شارٹ ڈاکومنٹری۔ وادی کاغان۔
7-00 p.m.	بنگالی سروس۔
8-00 p.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
9-05 p.m.	چلڈرنز کلاس نمبر 37

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفدر نذیر گولیکی صاحب

قسط دوم آخر

آسمانِ روحانیت کی دو عظیم الشان بیعتیں

بیعت عقبہ - بیعتِ رضوان

آنحضرت ﷺ کی مجلس کا ایک روح پرور نظارہ

عروہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپؐ کے ساتھ گفتگو شروع کی۔ آپؐ نے اس کے سامنے اپنی وہی تقریر دوہرائی جو اس سے قبل آپؐ بدیل بن ورقا کے سامنے فرما چکے تھے۔ عروہ اصولاً آنحضرت ﷺ کی رائے کے ساتھ متفق تھا مگر قریش کی سفارت کا حق ادا کرنے اور ان کے حق میں زیادہ سے زیادہ شرائط محفوظ کرانے کی غرض سے کہنے لگا۔ "اے محمدؐ اگر آپ نے اس جنگ میں اپنی قوم کو ملیا میٹ کر دیا تو کیا آپؐ نے عربوں میں کسی ایسے آدمی کا نام سنا ہے جس نے آپ سے پہلے ایسا ظلم ڈھایا ہو لیکن اگر بات دگرگوں ہوئی یعنی قریش کو غلبہ ہو گیا تو خدا کی قسم مجھے آپ کے اردگرد ایسے منہ نظر آ رہے ہیں کہ انہیں بھاگتے ہوئے دیر نہیں لگے گی اور یہ سب آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے" حضرت ابوبکرؓ جو اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس ہی بیٹھے تھے عروہ کے یہ الفاظ سن کر غصہ سے بھر گئے۔ اور فرمانے لگے۔ جاؤ جاؤ۔ کیا ہم خدا کے رسولؐ کو چھوڑ جائیں گے"؟ عروہ نے طیش میں آ کر پوچھا۔ یہ کون شخص ہے جو اس طرح میری بات کاٹتا ہے؟" لوگوں نے کہا "یہ ابوبکرؓ ہیں" ابوبکرؓ کا نام سن کر عروہ کی آنکھیں شرم سے نیچی ہو گئیں۔ کہنے لگا۔ اے ابوبکرؓ! اگر میرے سر پر تمہارا ایک بھاری احسان نہ ہوتا تو خدا کی قسم میں تمہیں اس وقت بتاتا کہ ایسی بات کہ جو تم نے کہی ہے کس طرح جواب دیتے ہیں۔" یہ کہہ کر عروہ پھر آنحضرت ﷺ سے مخاطب ہوا اور اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو اپنے نقطہ نظر کی طرف کھینچ لانے کی تدبیر کرتا رہا اور گاہے گاہے عرب کے دستور کے مطابق آپ کی ریش مبارک کو بھی ہاتھ لگا دیتا تھا۔ مگر جب کبھی بھی وہ ایسا کرتا ایک مخلص صحابی جن کا نام مغیرہ بن شعبہ تھا اور جو اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس کھڑے تھے (اور رشتہ میں عروہ کے بھتیجے تھے) اپنی تلوار کے نیام سے عروہ کا ہاتھ جھٹک کر پرے کر دیتے اور کہتے "اپنا ناپاک ہاتھ رسول مقبولؐ کے مبارک چہرہ سے دور رکھو" چونکہ اس وقت مغیرہ کا چہرہ ایک خود کے اندر ڈھکا ہوا تھا عروہ نے انہیں نہ پہچانتے ہوئے پوچھا۔ یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ مغیرہ بن شعبہ ہے۔" عروہ نے حقارت اور غصہ سے کہا "اے بے وفا! کیا تجھے میرا احسان بھول گیا؟ اس پر مغیرہ شرم سے جھینپ گئے۔ اس وقت عروہ نے اپنے اردگرد فخر کی نگاہ ڈالی۔ مگر یہی نگاہ اسے گھائل کر گئی۔ کیونکہ عروہ نے اس وقت صحابہ کی جماعت کو آنحضرت ﷺ کے اردگرد اس طرح جمع پایا جس طرح شمع کے گرد پروانے جمع ہوتے ہیں اور خود عروہ کا اپنا بیان ہے کہ اس وقت مسلمانوں کے جوش محبت و اخلاص کا یہ عالم تھا کہ اگر پانی پیتے ہوئے آپؐ کے منہ سے کوئی قطرہ گرتا تو صحابہ اسے شوق سے اپنے ہاتھوں پر لیتے اور برکت کے خیال سے اسے اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیتے اور جب آپؐ کسی چیز کا ارشاد فرماتے تو لوگ آپؐ کی آواز پر اس طرح لپکتے کہ گویا ایک مقابلہ ہو جاتا تھا۔ اور جب آپؐ وضو کرتے تو صحابہؓ اس شوق سے آپؐ کو وضو کروانے کے لئے آگے بڑھتے کہ گویا اس خدمت کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گے۔ اور جب آپؐ گفتگو فرماتے تو صحابہ خاموش ہو کر ہمہ تن گوش ہو جاتے اور محبت اور رعب کی وجہ سے ان کی نظریں آنحضرت ﷺ کی طرف اٹھ نہیں سکتی تھیں۔

(بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد)

عروہ ان روح پرور نظاروں کو دیکھ کر اور آپؐ کے ساتھ گفتگو ختم کر کے قریش کی طرف لوٹا اور جاتے ہی قریش سے کہنے لگا۔ اے لوگو! میں نے دنیا میں بہت سفر کیا ہے۔ بادشاہوں کے درباروں میں شامل ہوا ہوں اور قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے سامنے بطور وفد کے پیش ہو چکا ہوں مگر خدا کی قسم جس طرح میں نے محمد (ﷺ) کے صحابیوں کو محمدؐ کی عزت کرتے دیکھا ہے ایسا میں نے کسی اور جگہ نہیں دیکھا۔" پھر اس نے اپنا وہ سارا مشاہدہ بیان کیا جو اس نے آنحضرت ﷺ کی مجلس میں دیکھا تھا اور آخر میں کہنے لگا۔ میں پھر یہی مشورہ دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) کی تجویز ایک منصفانہ تجویز ہے اسے قبول کر لینا چاہئے۔" (حوالہ مذکورہ)

عروہ کی یہ گفتگو سن کر قبیلہ بنی کنانہ کے ایک رئیس نے جس کا نام حلیس بن علقمہ تھا قریش سے کہا اگر آپ لوگ پسند کریں تو میں محمد (ﷺ) کے پاس جاتا ہوں۔" انہوں نے کہا۔ "ہاں بے شک جاؤ" چنانچہ یہ شخص حدیبیہ میں آیا اور جب آنحضرت ﷺ نے اسے دور سے آتے دیکھا تو صحابہ سے فرمایا۔ "یہ شخص جو ہماری طرف آ رہا ہے ایسے قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے جو قربانی کے مناظر کو پسند کرتے ہیں۔ پس فوراً اپنے قربانی کے جانوروں کو اکٹھا کر کے اس کے سامنے لاؤ تاکہ اسے پتہ لگے اور احساس پیدا ہو کہ ہم کس غرض سے آئے ہیں۔ چنانچہ صحابہ اپنے قربانی کے جانوروں کو ہنکاتے ہوئے اور تکبیروں کی آواز بلند کرتے ہوئے اس کے سامنے جمع ہو گئے۔ جب اس نے یہ نظارہ دیکھا تو کہنے لگا۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ یہ تو حاجی لوگ ہیں۔ انہیں بیت اللہ کے طواف سے کسی طرح روکا نہیں جا سکتا۔" چنانچہ وہ جلدی ہی قریش کی طرف واپس لوٹ گیا اور قریش سے کہنے لگا۔ "میں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں نے اپنے جانوروں کے گلے میں قربانی کے ہار باندھ رکھے ہیں اور ان پر قربانی کے نشان لگائے ہوئے ہیں۔ پس یہ کسی طرح مناسب نہیں کہ طواف کعبہ سے روکا جائے۔" (حوالہ مذکورہ)

قریش میں اس وقت ایک سخت انتشار کی کیفیت پیدا ہو رہی تھی اور لوگوں کی دو پارٹیاں بن گئی تھیں۔ ایک پارٹی بہرصورت مسلمانوں کو واپس لوٹانے پر مصر تھی اور مقابلہ کے خیالات پر سختی سے قائم تھی۔ مگر دوسری پارٹی اسے اپنی قدیم مذہبی روایات کے خلاف پا کر خوفزدہ ہو رہی تھی اور کسی باعزت سمجھوتہ کی متمنی تھی اس لئے فیصلہ معلق چلا جا رہا تھا۔ اس موقع پر ایک اور عربی رئیس مکرز بن حفص نامی نے قریش سے کہا۔ "مجھے جانے دو میں کوئی فیصلہ کی راہ نکالوں گا" قریش نے کہا "اچھا تم بھی کوشش کر کے دیکھ لو" چنانچہ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے دور سے آتے دیکھا تو فرمایا۔ خدا خیر کرے یہ آدمی تو اچھا نہیں۔ بہرحال مکرز آپؐ کے پاس آیا اور گفتگو کرنے لگا۔ مگر ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا کہ مکہ کا ایک نامور رئیس سہیل بن عمرو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جسے غالباً قریش نے اپنی گھبراہٹ میں مکرز کی واپسی کا انتظار کرنے کے بغیر بھجوا دیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے سہیل کو آتے دیکھا تو فرمایا یہ سہیل آتا ہے اب خدا نے چاہا تو معاملہ آسان ہو جائے گا۔ (حوالہ مذکورہ)

کفار کی فتنہ انگیزی

اس موقع پر ایک ضمنی مگر اہم واقعہ کا ذکر ضروری ہے۔ وہ یہ کہ جب قریش کی طرف سے پے در پے سفیر آنے شروع ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے یہ محسوس کر کے آپ کی طرف سے بھی کوئی فہمیدہ شخص قریش کی طرف جانا چاہئے جو انہیں ہمدردی اور دانائی کے ساتھ مسلمانوں کا زاویہ نظر سمجھا سکے ایک شخص خراش بن امیہ کو اس کام کے لئے چنا جو قبیلہ خزاعہ سے تعلق رکھتا تھا۔ یعنی وہی قبیلہ جس سے قریش کے سب سے پہلے سفیر بدیل بن ورقا کا تعلق تھا اور اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے خراش کو سواری کے لئے خود اپنا ایک اونٹ عطا فرمایا۔ خراش قریش کے پاس گیا مگر چونکہ ابھی یہ گفتگو کا ابتدائی مرحلہ تھا اور نوجوانان قریش بہت جوش میں تھے ایک جوشیلے نوجوان عکرمہ بن ابوجہل نے خراش کے اونٹ پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا جس کے عربی دستور کے مطابق یہ معنی تھے کہ ہم تمہاری نقل و حرکت کو جبراً روکتے ہیں۔ علاوہ ازیں قریش کی یہ جوشیلی پارٹی خود خراش پر بھی حملہ کرنا چاہتی تھی۔ مگر بڑے بوڑھوں نے بیچ بچاؤ کر کے اس کی جان بچائی اور وہ اسلامی کیمپ میں واپس آ گیا۔

قریش مکہ نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے جوش میں اندھے ہو کر اس بات کا بھی ارادہ کیا کہ اب جبکہ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ مکہ سے اس قدر قریب اور مدینہ سے اتنی دور آئے ہوئے ہیں تو ان پر حملہ کر کے جہاں تک ممکن ہو نقصان پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے انہوں نے چالیس پچاس آدمیوں کی ایک پارٹی حدیبیہ کی طرف روانہ کی اور اس گفت و شنید کے پردے میں جو اس وقت فریقین میں جاری تھی ان لوگوں کو ہدایت دی کہ اسلامی کیمپ کے اردگرد گھومتے ہوئے تاک میں رہیں اور موقع پا کر مسلمانوں کا نقصان کرتے رہیں۔ بلکہ بعض روایتوں سے یہاں تک پتہ لگتا ہے کہ لوگ تعداد میں اسی (80) تھے اور اس موقع پر قریش نے آنحضرت ﷺ کے قتل کی بھی سازش کی تھی (مسند احمد) مگر بہرحال خدا کے فضل سے مسلمان اپنی جگہ ہوشیار تھے۔ چنانچہ قریش کی اس سازش کا راز کھل گیا اور یہ لوگ سب کے سب گرفتار کر لئے گئے۔ مسلمانوں کو اہل مکہ کی اس حرکت پر جو اشہر حرم میں اور پھر گویا حرم کے علاقہ میں کی گئی سخت طیش تھا مگر آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کو معاف فرما دیا اور مصالحت کی گفتگو میں روک نہ پیدا ہونے دی۔ اہل مکہ کی اس حرکت کا قرآن شریف نے بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

یعنی خدا نے اپنے خاص فضل سے کفار کے ہاتھوں کو مکہ کی وادی میں تم سے روک کر رکھا اور تمہاری حفاظت کی اور پھر جب تم نے ان لوگوں پر غلبہ پا لیا اور انہیں اپنے قابو میں کر لیا تو خدا نے تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک کر رکھا۔" (سورۃ الفتح)

مسلمانوں کی طرف سے حضرت عثمانؓ کی سفارش

آنحضرت ﷺ نے قریش کی اس شرارت کو دیکھا اور ساتھ ہی خراش بن امیہ سے اہل مکہ کے جوش و خروش کا حال سنا تو قریش کو ٹھنڈا کرنے اور راہ راست پر لانے کی غرض سے ارادہ فرمایا کہ کسی ایسے بااثر شخص کو مکہ میں بھجوائیں جو مکہ ہی کا رہنے والا اور قریش کے کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معزز قبیلہ سے تعلق رکھتا ہو۔ چنانچہ آپؐ نے حضرت عمرؓ بن الخطاب سے فرمایا کہ بہتر ہو گا کہ آپ مکہ میں جائیں اور مسلمانوں کی طرف سے سفارت کا فرض سرانجام دیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ مکہ کے لوگ میرے سخت دشمن ہو رہے ہیں اور اس وقت مکہ میں میرے قبیلہ کا کوئی باا ثر آدمی موجود نہیں جس کا اہل مکہ پر دباؤ ہو اس لئے میرا یہ مشورہ ہے کہ کامیابی کا رستہ آسان کرنے کے لئے اس خدمت کے لئے عثمان بن عفان کو چنا جائے جن کا قبیلہ (بنو امیہ) اس وقت بہت باا ثر ہے اور مکہ والے عثمانؓ کے خلاف شرارت کی جرأت نہیں کر سکتے اور کامیابی کی زیادہ امید ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس مشورہ کو پسند فرمایا اور حضرت عثمانؓ سے ارشاد فرمایا کہ وہ مکہ جائیں اور قریش کو مسلمانوں کے پر امن ارادوں اور عمرہ کی نیت سے آگاہ کریں اور آپؐ نے حضرت عثمانؓ کو اپنی طرف سے ایک تحریر بھی لکھ دی جو رؤساء قریش کے نام تھی۔ اس تحریر میں آنحضرت ﷺ نے اپنے آنے کی غرض بیان کی اور قریش کو یقین دلایا کہ ہماری نیت صرف ایک عبادت کا بجالانا ہے اور ہم پُرامن صورت میں عمرہ بجالا کر واپس چلے جائیں گے۔ آپؐ نے حضرت عثمانؓ سے یہ بھی فرمایا کہ مکہ میں جو کمزور مسلمان ہیں انہیں بھی ملنے کی کوشش کرنا اور ان کی ہمت بڑھانا اور کہنا کہ ذرا صبر سے کام لیں خدا عنقریب کامیابی کا دروازہ کھولنے والا ہے۔

(زرقانی جلد 2 ص 206 مؤلف علامہ محمد بن عبدالباقی مطبع الازہریہ المصریہ 1338ھ)

یہ پیغام لے کر حضرت عثمانؓ مکہ میں گئے اور ابوسفیان سے مل کر جو اس زمانہ میں مکہ کا رئیس اعظم تھا اور حضرت عثمانؓ کا قریبی عزیز بھی تھا۔ اہل مکہ کے ایک عام مجمع میں پیش ہوئے۔ اس مجمع میں حضرت عثمانؓ نے آنحضرت ﷺ کی تحریر پیش کی جو مختلف رؤساء قریش نے فرداً فرداً بھی ملاحظہ کی مگر باوجود اس کے سب لوگ اپنی اس ضد پر قائم رہے کہ بہرحال مسلمان اس سال مکہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ حضرت عثمانؓ کے زور دینے پر قریش نے کہا کہ اگر تمہیں زیادہ شوق ہے تو ہم تم کو ذاتی طور پر طواف بیت اللہ کا موقع دے دیتے ہیں مگر اس سے زیادہ نہیں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ تو مکہ سے باہر روکے جائیں اور میں طواف کروں؟ مگر قریش نے کسی طرح نہ مانا اور بالآخر حضرت عثمانؓ مایوس ہو کر واپس آنے کی تیاری کرنے لگے۔ اس موقع پر مکہ کے شریر لوگوں کو یہ شرارت سوجھی کہ انہوں نے غالباً اس خیال سے کہ اس طرح ہمیں مصالحت میں زیادہ مفید شرائط حاصل ہو سکیں گی حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں کو مکہ میں روک لیا۔ اس پر مسلمانوں میں یہ افواہ مشہور ہوئی کہ اہل مکہ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا ہے۔

بیعت رضوان

یہ خبر حدیبیہ میں پہنچی تو مسلمانوں میں سخت جوش پیدا ہوا۔ کیونکہ عثمانؓ آنحضرت ﷺ کے داماد اور معزز ترین صحابہ میں سے تھے اور مکہ میں بطور اسلامی سفیر کے گئے تھے۔ اور یہ دن بھی اشہر حرم کے تھے اور پھر مکہ خود حرم کا علاقہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فوراً تمام مسلمانوں میں اعلان کر کے انہیں ایک ببول (کیکر) کے درخت کے نیچے جمع کیا۔ اور جب صحابہ جمع ہو گئے تو آپؐ نے اس خبر کا ذکر کر کے فرمایا۔ کہ "اگر یہ اطلاع درست ہے تو خدا کی قسم ہم اس جگہ سے اس وقت تک نہیں ٹلیں گے کہ عثمانؓ کا بدلہ نہ لے لیں۔" پھر آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا۔

آؤ اور میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر (جو اسلام میں بیعت کا طریق ہے) یہ عہد کرو کہ تم میں سے کوئی شخص پیٹھ نہیں دکھائے گا اور اپنی جان پر کھیل جائے گا مگر کسی حال میں اپنی جگہ نہیں چھوڑے گا۔ اس اعلان پر صحابہ بیعت کے لئے اس طرح لپکے کہ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ اور ان چودہ پندرہ سو مسلمانوں کا (کہ یہی اسی وقت اسلام کی پونجی تھی) ایک ایک فرد اپنے محبوب آقا کے ہاتھ پر گویا دوسری دفعہ بک گیا۔ جب بیعت ہو رہی تھی آنحضرت ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا۔ "یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔ کیونکہ اگر وہ یہاں ہوتا تو اس مقدس سودے میں کسی سے پیچھے نہ رہتا۔ لیکن اس وقت وہ خدا اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔ اس طرح یہ بجلی کا سا منظر اپنے اختتام کو پہنچا۔ (طبری و بخاری)

اسلامی تاریخ میں یہ بیعت "بیعت رضوان" کے نام سے مشہور ہے یعنی وہ بیعت جس میں مسلمانوں نے خدا کی کامل رضا مندی کا انعام حاصل کیا۔ قرآن شریف نے بھی اس بیعت کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

ترجمہ۔ یعنی "اللہ تعالیٰ خوش ہو گیا مسلمانوں سے جب کہ اے رسول! وہ ایک درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے کیونکہ اس بیعت سے ان کے دلوں کا مخفی اخلاص خدا کے ظاہری علم میں آگیا۔ سو خدا نے بھی ان پر سکینت نازل فرمائی اور انہیں ایک قریب کی فتح کا انعام عطا کیا۔" (سورۃ الفتح)

صحابہ کرام بھی ہمیشہ اس بیعت کو بڑے فخر اور محبت کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے اور ان میں سے اکثر بعد میں آنے والے لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ تم تو مکہ کی فتح کو فتح شمار کرتے ہو مگر ہم بیعت رضوان کو ہی فتح خیال کرتے تھے۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ یہ بیعت اپنے کوائف کے ساتھ مل کر ایک نہایت عظیم الشان فتح تھی۔ نہ صرف اس لئے کہ اس نے آئندہ فتوحات کا دروازہ کھول دیا بلکہ اس لئے بھی کہ اس سے اسلام کی اس جاں فروشانہ روح کا جو دین محمدیؐ کا گویا مرکزی نقطہ ہے ایک نہایت شاندار رنگ میں اظہار ہوا۔ اور فدائیان اسلام نے اپنے عمل سے بتا دیا کہ وہ اپنے رسول اور اس رسول کی لائی ہوئی صداقت کے لئے ہر میدان میں اور اس میدان کے ہر قدم پر موت و حیات کے سودے کے لئے تیار ہیں اسی لئے صحابہ کرام بیعت رضوان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ یہ بیعت موت کے عہد کی بیعت تھی۔ یعنی اس عہد کی بیعت تھی کہ ہر مسلمان اسلام کی خاطر اور اسلام کی عزت کی خاطر اپنی جان پر کھیل جائے گا مگر پیچھے نہیں ہٹے گا۔ اور اس بیعت کا خاص پہلو یہ تھا کہ یہ عہد و پیمان صرف منہ کا ایک وقتی اقرار نہیں تھا جو عارضی جوش کی حالت میں کر دیا گیا ہو بلکہ دل کی گہرائیوں کی آواز تھی جس کے پیچھے مسلمانوں کی ساری طاقت ایک نقطہ واحد پر جمع تھی۔

جب قریش کو اس بیعت کی اطلاع پہنچی تو وہ خوفزدہ ہو گئے۔ اور نہ صرف حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں کو آزاد کر دیا۔

(زرقانی جلد 2 ص 208 مولفہ علامہ محمد بن عبدالباقی مطبع الازہریہ المصریہ 1338ھ)

بلکہ اپنے ایلچیوں کو بھی ہدایت دی کہ اب جس طرح بھی ہو مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کر لیں۔ مگر یہ شرط ضرور رکھی جائے کہ اس سال کی بجائے مسلمان آئندہ سال آکر عمرہ بجالائیں اور بہرحال اب واپس چلے جائیں۔ دوسری طرف آنحضرت ﷺ بھی ابتداء سے یہ عہد کر چکے تھے کہ میں اس موقع پر کوئی ایسی بات نہیں کروں گا جو حرم الحرم اور بیت اللہ کے احترام کے خلاف ہو۔ اور چونکہ آپؐ کو خدا نے یہ بشارت دے رکھی تھی کہ اس موقع پر قریش کے ساتھ مصالحت آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بننے والی ہے اس لئے گویا فریقین کے لحاظ سے یہ ماحول مصالحت کا ایک نہایت عمدہ ماحول تھا اور اسی ماحول میں سہیل بن عمرو آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچا اور آپؐ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا کہ اب معاملہ آسان ہوتا نظر آتا ہے۔ یہ بات روایتوں سے واضح نہیں ہوتی کہ سہیل معین طور پر کس مرحلہ پر آنحضرت ﷺ کے پاس آیا تھا اور آیا اس کا آنا حضرت عثمانؓ کے مکہ کی طرف جانے سے پہلے تھا یا کہ بعد۔ اور اس بارے میں بعض روایات میں کسی قدر اختلاف و انتشار بھی پایا جاتا ہے مگر بہرحال یہ بات مسلم ہے کہ صلح کی وہ تحریر سہیل بن عمرو کے ذریعہ ہی تکمیل کو پہنچی۔ اور یہ ایک عجیب بات ہے کہ قریش کے یہ جملہ سفرا جو یکے بعد دیگرے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ سب کے سب بعد میں اسلام لا کر آنحضرت ﷺ کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو گئے۔ سوائے مکرز بن حفص کے جسے دیکھتے ہی آنحضرت ﷺ نے فرما دیا تھا کہ اس شخص سے بد اخلاقی اور غداری کی بو آتی ہے۔

(زرقانی جلد 2 ص 193 مؤلفہ علامہ محمد بن عبدالباقی مطبع الازہریہ المصریہ 1338ھ)

وقفِ زندگی سے متعلق

حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ تحریرات

واقفینِ زندگی کی ضرورت

ایک طرف ضرورت ہے ایسے لوگوں کی جو عربی اور دینیات میں توغّل رکھتے ہوں۔ اور دوسری طرف ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو آج کل کے طرز مناظرات میں پکے ہوں۔ علوم جدیدہ سے بھی واقف ہوں۔ کسی مجلس میں کوئی سوال پیش آجاوے تو جواب دے سکیں اور کبھی ضرورت کے وقت عیسائیوں سے یا کسی اور مذہب والوں سے انہیں (دین حق) کی طرف سے مناظرہ کرنا پڑے تو ہتک کا باعث نہ ہوں بلکہ وہ (دین حق) کی خوبیوں اور کمالات کو پر زور اور پر شوکت الفاظ میں ظاہر کر سکیں۔

میرے پاس اکثر ایسے خطوط آئے ہیں جن میں ظاہر کیا گیا تھا کہ آریوں سے گفتگو ہوئی یا عیسائیوں نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہیں دے سکے۔ ایسے لوگ (دین حق) کی ہتک اور بے عزتی کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اس زمانہ میں (دین حق) پر ہر رنگ اور ہر قسم کے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ میں نے ایک مرتبہ اس قسم کے اعتراضوں کا اندازہ کیا تھا تو میں نے دیکھا کہ (دین حق) پر تین ہزار اعتراض مخالفوں کی طرف سے ہوا ہے۔ پس یہ کس قدر ضروری ہے کہ ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہو جو ان تمام اعتراضات کا بخوبی جواب دے سکے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 618)

یہ خسارہ کا سودا نہیں

انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں (فرمانبردار اہل دین) کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں، تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح (دین) کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے، بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش (فرمانبرداروں) کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للّٰہی وقف کا نسخہ 1300 برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

نکما پن بے آبرو مستقبل کا ضامن ہے

وقت کا ضیاع

اس دنیا کی مختصر اور ناپائیدار زندگی میں سے بہت سارا وقت انسان غفلت، گپ شپ، الٹے سیدھے تبصروں، نکتہ چینیوں اور کئی قسم کی فضولیات میں ضائع کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں اس کی کئی قسم کی خداداد صلاحیتیں اور استعدادیں خواہ مخواہ ضائع ہو جاتی ہیں اور انسان ایک ناکام یا نیم کامیاب زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔

اس کے بالمقابل جو لوگ معمور الاوقات ہوتے ہیں اور فضولیوں اور غفلتوں میں زندگی نہیں گزارتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں وہ اکثر کامیاب زندگی گزارتے ہیں اور ان کا انجام بخیر ہوتا ہے۔

محنت اور ذہانت

کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

Genius is 10 percent inspiration and 90 percent perspiration

ذہانت کا انحصار نوے فیصد محنت اور عرق ریزی اور دس فیصد الہام والقاء پر ہے۔

اس کائنات میں سب سے زیادہ معمور الاوقات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جن کا ایک ایک لمحہ اور سانس اللہ تعالیٰ کی وحی کی اتباع اور اس کی رضا کے حصول اور بنی نوع انسان کی تمام شعبوں میں ہدایت اور رہنمائی کرنے میں گزرا۔

ہر زمانہ میں بے شمار خوش نصیبوں نے آنحضرت ﷺ کی اتباع میں زندگیاں گزارنے کا عزم کیا اور پھر اس کے لئے کوشش کی وہ بھی بہت کامیاب ہوئے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان بہت معمور الاوقات تھے۔ اور اپنے مفوضہ کاموں کے سرانجام دینے میں اس قدر محو رہتے تھے کہ چھوٹی چھوٹی ظاہری باتوں کی آپ کو کوڑی کے برابر بھی پرواہ نہ تھی۔ آگے جنہوں نے آپ سے فیض پایا اور آپ کے نائبین اور جانشین ہوئے ان کی حالت بھی اس سے جدا نہ تھی۔ اس کیفیت کو حضرت خلیفہ ثانی نے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے۔

میں تیز قدم ہوں کاموں میں
بجلی ہے مری رفتار نہیں

حضرت خلیفہ ثالث نے (غالباً) 1981ء کے جلسہ سالانہ پر فرمایا تھا کہ میرے پاس تو اتنا وقت بھی نہیں کہ اگر کوئی دشمن پیٹھ کے پیچھے مجھے کوئی خنجر مارتا ہے تو ہاتھ سے اسے روک سکوں یعنی میرے ہاتھ تو خدا کے کاموں میں ہر لمحہ لگے ہوئے ہیں۔

غرض اصل زندگی وہی ہے جو اپنی صلاحیتوں کی نشوونما اور مفوضہ کاموں کی تکمیل میں خرچ ہو اور انسان دنیا میں بھی کامیاب زندگی گزار سکے اور اخروی زندگی میں بھی کامیابی کی ضمانت حاصل کر سکے اور اس کے دل میں کسی قسم کی جلن نہ رہے۔

زندگی کی حقیقتیں

حضرت مسیح موعود نے زندگی کی حقیقت اور اس کے کئی پہلوؤں کو قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے مبارک اقوال کی روشنی میں کئی مقامات پر اجاگر کیا ہے۔ ایک مقام پر آپ فرماتے ہیں۔

"یہ خداوند کریم مطلق کا فعل ہے کہ بعضوں کی استعدادیں اور ہمتیں پست رکھیں اور وہ زخارف دنیا میں پھنسے رہے اور امیر اور دولت مند کہلانے پر پھولتے رہے اور اصل مقصود کو بھول گئے اور بعض کو فضائل روحانیت اور کمالات قدسیہ عنایت فرمائے اور وہ اس محبوب حقیقی کی محبت میں محو ہو کر مقرب بن گئے اور مقبولان حضرت احدیت ہو گئے پھر بعد اس کے اس حکمت کی طرف اشارہ فرمایا کہ جو اس اختلاف استعدادات اور تباین خیالات میں مخفی ہے (۔) یعنی ہم نے اس لئے بعض کو دولت مند اور بعض کو درویش اور بعض کو لطیف طبع اور بعض کو کثیف طبع اور بعض طبیعتوں کو کسی پیشہ کی طرف مائل اور بعض کو کسی پیشہ کی طرف مائل رکھا ہے تا ان کو یہ آسانی پیدا ہو جائے کہ بعض کے لئے بعض کاربرار اور خادم ہوں اور صرف ایک پر بار نہ پڑے اور اس طور پر مہمات ابن آدم بآسانی تمام چلتے رہیں اور پھر فرمایا کہ اس سلسلہ میں دنیا کے مال ومتاع کی نسبت خدا کی کتاب کا وجود زیادہ نفع رساں ہے یہ ایک لطیف اشارہ ہے جو ضرورت الہام کی طرف فرمایا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اور بجز ایک دوسرے کی مدد کے کوئی امر اس کا انجام پذیر نہیں ہو سکتا مثلاً ایک روٹی کو دیکھئے جس پر زندگانی کا مدار ہے اس کے طیار ہونے کے لئے کسی قدر تمدن وتعاون درکار ہے۔ زراعت کے تردد سے لے کر اس وقت تک کہ روٹی پک کر کھانے کے لائق ہو جائے بیسیوں پیشہ وروں کی اعانت کی ضرورت ہے پس اس سے ظاہر ہے کہ عام امور معاشرت میں کسی قدر تعاون اور باہمی مدد کی ضرورت ہوئی اسی ضرورت کے انصرام کے لئے حکیم مطلق نے بنی آدم کو مختلف طبیعتوں اور استعدادوں پر پیدا کیا تا ہر ایک شخص اپنی استعداد اور میل طبع کے موافق کسی کام میں بہ طیب خاطر مصروف ہو۔ کوئی کھیتی کرے۔ کوئی آلات زراعت بناوے۔ کوئی آٹا پیسے۔ کوئی پانی لاوے۔ کوئی روٹی پکاوے۔ کوئی سوت کاتے۔ کوئی کپڑا بنے۔ کوئی دوکان کھولے کوئی تجارت کا اسباب لاوے۔ کوئی نوکری کرے اور اس طرح پر ایک دوسرے کا معاون بن جائیں اور بعض کو بعض مدد پہنچاتے رہیں......"

(براہین احمدیہ ص188، 190 حاشیہ)

اس تحریر میں جہاں اور کئی امور کو بیان کیا گیا ہے وہاں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ہر انسان کسی خاص مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے ایک معاشرہ مختلف پیشوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ پیشہ خواہ کوئی بھی اختیار کیا جائے اس میں کامیابی کے لئے محنت کرنے اور معمور الاوقات ہونے کی ضرورت ہے۔ اور ان تمام فضولیات اور اوقات کو ضائع کرنے والے امور سے بچنے کی ضرورت ہے جو شیطانی دنیا کی طرف سے جاری کئے گئے ہیں جن کا انسان کی معاشیات اس کے ذہن اور اس کے کیریکٹر پر منفی اثر پڑتا ہے۔

خفیہ تنظیموں کا منفی کردار

اس سلسلے میں حضرت خلیفہ ثالث کے ایک خطبہ میں سے ایک اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں جس کا تعلق اسی مضمون کے مرکزی مقصد سے ہے آپ نے فرمایا:۔

"تم میں ہر عادت جو پیدا ہو وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے ماتحت ہو فرمان الٰہی کے ماتحت ہو۔ انسان کو بحیثیت انسان مختلف قسم کی جو قوتیں اور قابلیتیں عطا کی گئی ہیں اس کی عادات ان کی نشوونما میں ممد ہوں۔ انہیں ہلاکت کی طرف لے جانے والی نہ ہوں..... ایک بہت ہی بری عادت جسے بعض مخفی ایسوسی ایشنز (Associations) نے بعض اوقات میں بعض جگہوں پر جان بوجھ کر ان لوگوں کو تباہ کرنے کے لئے جن کو وہ اپنا مخالف سمجھتی تھیں اور جن کو تباہ کرنے میں وہ اپنا فائدہ دیکھتی تھیں اس قسم کی عادت پیدا کرنے کے لئے کوشش کی ہے یہ نکما پن ہے۔

میرے نزدیک نکمے پن کی تعریف یہ ہے کہ انسان کے قویٰ پر اتنا بوجھ نہ ڈالنا جتنا بوجھ وہ اپنی نشوونما کے اس مخصوص دور میں برداشت کر سکتا ہے...... اگر ایک طالب علم روزانہ بارہ گھنٹے کی بجائے دس گھنٹے پڑھنے کی بجائے صرف تین گھنٹے پڑھائی کرے اور باقی وقت ضائع کر دے۔ اگر فرض کریں ہمارے کالجوں میں ایک لاکھ طالب علم ہوں تو اس طرح نکمے پن کی وجہ سے روزانہ تعلیم کے نو لاکھ گھنٹے ضائع ہوئے اور انہوں نے اپنی پڑھائی کے اوقات میں سے 75 فیصدی حصہ نکمے پن کی وجہ سے ضائع کر دیا...... نکمے پن کی عادت بنیادی طور پر بڑی مہلک ہے اور اقتصادیات پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے...... اس نکمے پن کی عادت کی اصل محرک اور سب سے بڑا سبب بعض تخریب پسند خفیہ انجمنیں ہیں جس طرح انسان کی پیدائش کے وقت سے شیطان اس کے ساتھ لگا ہوا ہے اسی طرح یہ انجمنیں بھی ہزاروں سال سے تخریبی کام کرتی چلی آ رہی ہیں..... صرف ایک مثال دے رہا ہوں وہ بھی پرانی ہے تاکہ کسی کو اپنی طرف خیال نہ چلا جائے۔ یہ 1822ء کی بات ہے۔ ایک خفیہ انجمن کے ایک لیڈر نے جس کا نام Petit Tigre تھا اپنے ماتحت افسر کو جو کسی دوسری جگہ خفیہ کام کر رہا تھا ایک ہدایت نامہ بھجوایا.......

It is essential to isolate the man from his family and cause him to loose his morals

کہ دنیا میں ہم جو شرارت اور تباہی مچانا چاہتے ہیں اور جو تخریبی کاروائی کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان کو اس کے خاندانی بندھنوں سے آزاد کیا جائے اور اس کے اندر بداخلاقی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے.........

(Trail of the serpent by inquire within page91 published by britons publishing co North Devon1936)

پھر لکھتا ہے۔

ایک تو اس کے اندر بداخلاقی پیدا کرو اور پھر ایسے حالات پیدا کرو کہ اس کے اندر یہ عادت پیدا ہو جائے کہ وہ ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر یا کلب میں بیٹھ کر یا اپنے گھر کے ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر (جگہ سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا) چائے یا کافی (Coffee) کی ایک پیالی پر لمبی لمبی گپیں مارنے کا عادی بن جائے اس طرح جب وہ رات کو دیر سے سوئے گا، تو صبح دیر سے تھکا ہوا اٹھے گا، جس کے نتیجہ میں اس کے قویٰ سو فیصدی صحیح اور نتیجہ خیز کام نہیں کر سکیں گے۔ اسی طرح اس کو سینما، تھیٹر اور کئی قسم کے دوسرے تماشے دیکھنے کی عادت ڈالو اور بڑی ہوشیاری سے اسے یہ بات ذہن نشین کرا دو کہ یہ روز روز کی مزدوری تو بڑی مصیبت ہے

ایک شخص نے سارے خاندان کو پالنا ہے اور قوم بنانی ہے اس کو یہ سکھایا جا رہا ہے کہ دیکھو محنت اور مزدوری تو ایک مصیبت ہے۔ ایک تباہی ہے جو اقتصادی لحاظ سے امراء نے مچا رکھی ہے....... نوجوان نسل کا نکما پن بھیانک اور بے آبرو مستقبل کا ضامن ہے۔"

(الفضل ربوہ 22۔ اکتوبر 1969ء)

ہمارا معاشرہ

آجکل بدقسمتی سے ہمارے ملک میں ہر جگہ وقت ضائع کرنے اور نکمے پن کی عادت پیدا ہو چکی ہے۔ دفتروں میں لوگ زیادہ سے زیادہ 25 فیصد کام کرتے ہوں گے اور 75 فیصد سیاست، کرکٹ، اور لاتعلق باتوں اور غیبت، اور بدظنی اور تنقید اور رعونت اور بغاوت اور حسد اور اس طرح کے رذائل میں وقت ضائع کریں گے جہاں ایک طرف قوم کا نقصان کر رہے ہوں گے اور دوسری طرف خدا کی ناراضگی حاصل کر رہے ہوں گے۔

گھروں میں T.V اور V.C.R کے غلط استعمال میں بہت سارا وقت ضائع ہو رہا ہوتا ہے۔ طالب علم جو بظاہر نیک اور سمجھدار ہیں وہ بیوت سے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ صاحب

ال نینو موسم کی غیر متوقع تبدیلیاں

صحرا کا علاقہ بارشوں سے جل تھل ہو گیا انڈونیشیا کے جنگلات میں آگ بجھانا ناممکن ہو گیا اور اس سے اٹھنے والے دھوئیں نے تمام ارد گرد کے علاقوں میں تباہی پھیلا دی پاپوانیو گنی کے سدا بہار جنگلات ایک خطرناک خشک سالی سے گذر رہے ہیں۔ یہ 1997ء کی باتیں ہیں۔ اس سال جنوبی انگلینڈ میں اپریل میں ہی درجہ حرارت اتنا بڑھ گیا کہ لوگ پریشان ہو گئے۔ پاپوا نیو گنی جو پچھلے سال خشک سالی کا شکار تھا اس سال سمندری طوفان کی زد میں آ گیا۔ دس میٹر اونچی لہروں سے ساحلی علاقوں میں بے شمار دیہات زیر آب آ گئے اور 8000 افراد لاپتہ ہو گئے۔ امریکہ میں ٹیکساس کے علاقے میں گرمی کی ایسی شدید لہر آئی کہ ایک سو دس افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ یہ سب ال نینو کی مہربانی ہے لیکن یہ ال نینو ہے کیا؟

ال نینو ایک اصطلاح ہے جو موسم میں غیر متوقع تبدیلیاں واقع ہونے والے تغیرات کے متعلق استعمال کی جاتی ہے۔ یہ ایک ہسپانوی لفظ ہے۔ جس کا مطلب ہے "بچہ یسوع مسیح" شائد یہ لفظ ان موسمی تغیرات کو اس لئے دیا گیا کہ یہ ہمیشہ دسمبر میں واقع ہونا شروع ہوتے ہیں یہ غیر معمولی موسمی تبدیلیاں عموماً یکایک ظہور پذیر ہوتی ہیں اور کچھ عرصہ تک جو کہ سالوں پر بھی پھیل سکتا ہے اپنا اثر دکھا کر ختم ہو جاتی ہیں۔ نہیں کہا جا سکتا کہ "ال نینو" کب شروع ہو گا کتنا عرصہ رہے گا اور کب ختم ہو گا۔ اور یہ بھی کہ یہ کب دوبارہ حملہ آور ہو گا۔ اور پھر کتنی دیر ڈیرہ جمائے رکھے گا اور کس کس ملک کو اپنی لپیٹ میں لے گا۔

اس وقت جو "ال نینو" کا دور چل رہا ہے اس سے پہلے کا دور 83-1982ء میں ظاہر ہوا تھا۔ سینکڑوں لوگ سیلابوں اور تودے گرنے سے جاں بحق ہوئے۔ مالی نقصان کا اندازہ تقریباً تیرہ بلین ڈالر لگایا گیا۔ اس سال پاکستان میں مون سون کی بارشوں کے تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ اور سیلابوں نے وہ تباہی مچائی کہ الامان والحفیظ۔ عالمی اقتصادیات پر اس کے اثرات بھی بالکل غیر متوقع ہوتے ہیں۔ پیرو ایک ایسا ملک تھا جو کسی وقت مچھلیوں کی برآمد میں نمایاں حیثیت رکھتا تھا اور دنیا کے لئے پروٹین کا ایک اچھا ذریعہ تھا اس کی یہ تجارت 3ء 7 ملین ٹن سے کم ہو کر 8ء 1 میٹرک ٹن تک گر گئی۔ اور دنیا اس پروٹین کے ذریعہ سے محروم ہو گئی۔ دراصل ہوا یہ کہ بعض سمندری پودے جو سمندر کی تہہ میں پلتے اور بڑھتے ہیں جس کو (Planktonic Algaf) کہتے ہیں ہلکی سمندری لہروں کے ساتھ اوپر کی سطح پر آتی رہتی ہے اور مچھلیاں اس پر پلتی بڑھتی ہیں لیکن "ال نینو" نے پیرو کے ساحل کے قریب ایسی بے ترتیبی پھیلائی کہ مچھلیوں کی یہ خوراک اوپر سطح سمندر پر نہ آ سکی اور مچھلیاں تباہ ہو گئیں اور پیرو کی یہ تجارت بھی ساتھ ہی تباہ ہو گئی۔

1997ء میں ایکواڈار کے ملک میں مسلسل طوفانوں نے کیلے چاول اور گنے کی فصلوں کو اسی موسمی تبدیلی نے تباہ کر دیا۔ اور نتیجتاً" اس ملک میں قومی ایمرجنسی کا نفاذ ضروری ہو گیا۔ جبکہ وسطی امریکہ کے ملکوں میں مغربی کنارے پر آباد گھنی آبادیوں کو خوراک مہیا کرنے والی فصلیں خشک سالی کا شکار ہو گئیں۔

انڈونیشیا میں پچھلے سال خشک سالی کا پچاس سالہ ریکارڈ ٹوٹ گیا۔ جس کی وجہ سے چار لاکھ ہیکٹر زیر واقع جنگل آگ کی نذر ہو گیا۔

1997ء کے بعد سے اس قدرتی مظہر کے اثرات مختلف ملکوں میں مختلف رنگوں میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ چین کے ساحلی علاقوں میں طوفانوں نے شدید تباہی مچائی۔ اور اس کے بعد موسم گرما کے آخر میں سیلابوں اور گرنے والے تودوں نے گاؤں کے گاؤں تباہ کر دئے۔ اور بے شمار جانوں کا نقصان بھی ہوا۔

برصغیر ہند و پاک میں تمام پیش گوئیوں کے برخلاف بارشوں کے تمام پرانے ریکارڈ ٹوٹ گئے۔

وسطی بحرالکاہل میں اس سال آٹھ سائیکلون آ چکے ہیں جبکہ اس سے پچھلے سال ان کی تعداد صرف دو تھی۔

1997ء سے لے کر اب تک پاکستان میں موسم کے تمام اندازے غلط ثابت ہو رہے ہیں۔ نچلے پہاڑی علاقوں میں موسم گذر جانے کے بعد برف باری۔ کاغان اور ناران کے قصبات میں جون کے مہینہ میں برف باری ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔

ال نینو کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے فصلوں کی پیداوار بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ جس سے دنیا کی تمام آبادی کو خوراک حاصل کرنے میں تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سائنس دانوں نے اس سلسلے میں تحقیق شروع کر دی ہے اور امید کی جانی چاہئے کہ اگلے چند سالوں میں وہ اس قابل ہو سکیں گے کہ اس مظہر قدرت کے متعلق زیادہ یقین کے ساتھ کوئی بات کر سکیں۔ لیکن فی الحال اس سلسلے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ سائنس دان بھی اس معاملے میں خود حیران و پریشان ہیں کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ (ماخوذ دی نیوز۔ 15۔ جولائی 98ء)

بقیہ صفحہ 4

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے۔ ناواقف محض ہیں' ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے' تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 370)

اپنے وطن کی سیر

شمشاد احمد قمر صاحب

مسجد وزیر خان - لاہور

خوبصورتی' دلکشی' وسعت و پائیداری اور رنگین نقش و نگاری کے باعث فنی اعتبار سے قدر کی نگاہ سے دیکھی جانے والی "مسجد وزیر خان" ایرانی سنہری طرز کے امتزاج کا ایک نادر اور خوبصورت نمونہ ہے۔ تاریخی مساجد کی فہرست میں آفاقی شہرت و اہمیت کی حامل یہ مسجد لاہور میں دہلی دروازہ اور رنگ محل کے درمیان پر رونق بازار میں واقع ہے۔ اس کی بنیاد چنیوٹ کے رہنے والے شیخ علیم الدین انصاری نے رکھی۔ شیخ علیم الدین پیشے کے اعتبار سے طبیب تھے جو شاہجہان کے دربار میں رفتہ رفتہ وزیر کے عہدے تک پہنچے اور "وزیر خان" کا خطاب پایا۔ سات سال تک لاہور کے حاکم بھی رہے۔ انہیں کے نام پر اس مسجد کا نام مسجد وزیر خان رکھا گیا۔ مسجد کے وسط میں حوض کے متصل ایک بزرگ سید محمد اسحاق شاہ المعروف میراں شاہ کا مزار ہے۔ مسجد بازار کی سطح سے کافی اونچی ہے۔ اس مسجد کے چار دروازے ہیں صدر دروازہ نہایت خوبصورت ہے جو 21 فٹ لمبا اور 19 فٹ چوڑا ہے۔ صدر دروازے سے لے کر مسجد کے صحن کے اندر داخل ہونے تک 63 فٹ کا راستہ ہے۔ مسجد کے قریباً سبھی کتبے منقوش ہیں اور مختلف قسم کی رنگین اور روغنی ٹائیلوں سے سجے ہوئے ہیں۔ اس کے صحن کی لمبائی 175 فٹ اور چوڑائی 94 فٹ ہے۔

سارے صحن میں خشتی فرش ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی اندر کی جانب یہ شعر تحریر ہے۔

محمد عربی کا بروئی ہر دوسرا ست
کسے کہ خاک درش نیست خاک برسراو

مسجد کے کناروں پر چار مینار ہیں ہر مینار ہشت پہلو ہے جو قریباً 85 فٹ اونچا ہے۔ میناروں پر موزوں چوکھٹوں میں کانسی کا کام نہایت نفیس ہے۔ اس کے پانچ گنبد ہیں ہر گنبد کا قطر 20 فٹ 4 انچ ہے۔ صحن کے اردگرد 37 حجرے ہیں اور عین وسط میں بہت بڑا حوض ہے جو قریباً 36 فٹ لمبا اور اتنا ہی چوڑا ہے۔

یہ مسجد دیواروں کی کاشی کاری اور رنبت کاری کے لئے بہت مشہور ہے۔ مصالحہ بہت پختہ ہے گل کاری اور دیگر نقوش بھی پکے رنگ سے کئے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ تین سو سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود آج تک کسی خاص مرمت کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

انگریزوں کے ابتدائی عہد سے لے کر بہت دیر تک میو سکول آف آرٹس لاہور کے طلبہ کو یہاں تزئین کا کام سکھانے کے لئے لایا جاتا تھا۔ مسجد کے دیکھنے سے میو سکول آف آرٹس کے پرنسپل مسٹر کپلنگ کے وہ الفاظ یاد آ جاتے ہیں جو انہوں نے 1890ء میں سرکاری رپورٹ پیش کرتے وقت کہے تھے۔

"یہ خوبصورت عمارت بذات خود تزئین کی ایک درسگاہ ہے لیکن سال بہ سال اس کی نگہداشت کی طرف توجہ کم سے کم تر ہو رہی ہے اور اس کے نقش و نگار کم توجہی کی وجہ سے خراب ہو رہے ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ ان کے چربے نہایت احتیاط سے اتار کر میوزیم اور سکول میں محفوظ کر دیئے جائیں۔ ہمارے نوجوان مصوروں کے لئے اس سے بہتر کہیں تربیت نہیں ہو سکتی۔"

کپلنگ کی یہ بات درست ثابت ہوئی نقش و نگار خراب ہونے لگے۔ تاہم تزئین کی تجدید کر کے اسے برقرار رکھنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ ڈیوڑھی کی رنگینیاں اگرچہ کچھ خراب ہو چکی ہیں تاہم وہ آج بھی مسجد کی اعلیٰ نقاشی اور گلکاری کی ترجمان ہیں۔

انگریزوں کے عہد میں مسجد کی تولیت کے متعلق لاہور ہائی کورٹ میں طویل مقدمہ چلتا رہا اور بالآخر 1951ء کو یہ تولیت مرزا افتخار علی کے سپرد کر دی۔ اب یہ مسجد محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے۔ 1953ء کے مارشل لاء کے دور میں مسجد کی جائیداد پر بنی ہوئی بھدی اور بدنما عمارتوں کو گرا دیا گیا لیکن لوگوں نے آہستہ آہستہ پھر اس زمین پر قبضہ کر کے مسجد کے صدر دروازے کو بدنما بنا دیا ہے۔

یہ مسجد لاہور کی لاثانی' عالی شان اور قدیم عمارتوں میں ایک ممتاز مقام رکھتی ہے جس کی شہرت نہ صرف ملک کے اندر بلکہ ولایت تک ہے۔ ایسی خشتی' کانسی کار اور عمدہ عمارت کسی دوسری جگہ کم ہی دیکھنے کو ملے گی اسی لئے اس مسجد کو اگر لاہور کا فخر و افتخار کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔

مسجد وزیر خان کا منبر جو صنعت گری کا نادر' پرکشش اور دلآویز نمونہ ہے ہندوستان کے وائسرائے گورنر جنرل لارڈ کرزن نے دیا تھا۔ جس کا واضح ثبوت درج ذیل انگریزی اردو عبارتیں ہیں جو منبر پر کندہ ہیں اور آج بھی کمال صفائی سے پڑھی جا سکتی ہیں۔

"This pulpit was presented by his excellency Lord Curzon of Kedlston Viceroy and Governor General of India to the wazir Khan Mosque in memory of his first official visit to Lahore in April 1899"

یہ منبر جناب معلّی القاب لارڈ کرزن آف کیڈلسٹن وائسرائے اور گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے اپنے لاہور کے پہلے ملاحظے کی یادگار میں جو انہوں نے اپریل 1899ء میں کیا مسجد وزیر خان کے لئے عطا فرمایا۔

عطیہ خون
خدمت بھی عبادت بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ سلمی عدیٰ صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد شاہد صاحب دارالصدر غربی ربوہ کی تقریب رخصتانہ 6۔ اکتوبر 1999ء کو بعد از نماز عصر سبزہ زار مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا منیرالدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

قبل ازیں عزیزہ کا نکاح بھی مکرم مولانا موصوف نے بتاریخ 2۔ جولائی 99ء کو ہمراہ عزیز مکرم نوید اقبال صاحب ہاشمی (آف جرمنی) ابن مکرم محمد شریف صاحب ہاشمی (مرحوم) دارالصدر شمالی ربوہ بعوض مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں پڑھا تھا۔

عزیز نوید اقبال صاحب ہاشمی حضرت سید قاضی حبیب اللہ صاحب مرحوم (آف شاہدرہ لاہور) رفیق حضرت اقدس کے نواسہ ہیں۔ اور عزیزہ سلمی عدیٰ صاحبہ حضرت میاں نبی بخش صاحب مرحوم ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر، رفیق حضرت اقدس کی پڑنواسی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نرسنگ ٹریننگ کے لئے درخواستیں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں اس کے لئے تعلیمی معیار میٹرک 45% مارکس مقرر کیا گیا ہے سائنس کے طلباء / طالبات کو ترجیح دی جائے گی۔ امیدواران لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے عمر پندرہ سال اور بیس سال کے درمیان ہونی چاہئے اور ان کا غیر شادی شدہ ہونا لازمی ہے۔ نرسنگ ٹریننگ کا کورس تین سال کا ہوگا۔ منتخب شدہ طلبا اور طالبات کو سال اول میں 500 روپے اور سال دوم و سوم میں ایک ہزار روپے ماہوار وظیفہ ملے گا۔

انتخاب کے لئے امیدواروں کا انگلش کا تحریری ٹیسٹ ہوگا اس میں کامیاب ہونے والے امیدواروں کا ہسپتال سپیشلسٹ کمیٹی انٹرویو لے گی۔

داخلہ کے لئے خواہشمند اپنی درخواستیں متعلقہ صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ 30۔ نومبر تک دفتر ایڈ منسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کو بھجوا دیں۔ جو طلبا اور طالبات پہلے درخواستیں بھجوا چکے ہیں انہیں دوبارہ درخواستیں دینے کی ضرورت نہیں۔

(ایڈ منسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکما پن عار کا موجب ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

یہ بات ذہنوں میں ڈال دی جائے اور قلوب میں نقش کر دیا جائے کہ

(جو شخص کام کرتا ہے وہ عزت کا مستحق ہے۔ اور جو کام نہیں کرتا بلکہ نکما رہتا ہے وہ اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے اور یہ کہ معمولی دولت مند یا زمیندار تو الگ رہے اگر ایک بادشاہ یا شہنشاہ کا بیٹا بھی نکما رہتا ہے تو وہ بھی اپنی اور اپنے خاندان کے لئے عار کا موجب ہے۔ اور اس چمار کے بیٹے سے بدتر ہے جو کام کرتا ہے۔ تو یقیناً اگلی نسل درست ہو سکتی ہے۔ اور پھر وہ نسل اپنی اگلی نسل کو درست کر سکتی ہے۔ اور وہ اپنے سے اگلی نسل کو یہاں تک کہ یہ باتیں قومی کیریکٹر میں شامل ہو جائیں اور ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جو باتیں قوم کی عادت بن جاتی ہیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جاتی ہیں)۔

(مشعل راہ ص 14) (مرسلہ مہتمم صنعت و تجارت)

اسیران راہ مولا کیلئے خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ جملہ اسیران راہ مولا کی مشکلات کے ازالہ اور ان کی جلد باعزت بریت کیلئے خصوصی دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے عزیز و اقارب کو بھی اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

بقیہ صفحہ 5

ایک نماز کی ادائیگی کے بعد ٹولیاں بنا کر چوک میں کھڑے ہو کر فضول گپوں میں نماز کا ثواب بھی ضائع کر رہے ہوں گے اور اپنا قیمتی وقت جو انہیں پڑھائی میں گزارنا چاہئے ضائع کر رہے ہوں گے۔

مشعل راہ

اس سلسلے میں حضرت مصلح موعود نے احمدی نسلوں کے لئے جو ہدایات وقتاً فوقتاً دی ہیں اور ایک دور میں انہیں "مشعل راہ" کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے احمدی نوجوانوں کو ضرور پڑھنی چاہئیں۔ خدا کرے کہ ہم سب معمور الاوقات بن جائیں اور ہمارے اوقات صحت کی نشوونما یا صحت کی بحالی، علم کے حصول اور اخلاق کی درستگی اور روحانی ترقیات کے حصول کے لئے جدوجہد میں خرچ ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کی طرف ہمارے قدم اٹھتے رہیں اور کبھی ماندہ نہ ہوں۔ آمین

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

کشمیر ہمارا ہے

بھارتی وزیر داخلہ لال کرشن ایڈوانی نے لکھا ہے کہ اقوام متحدہ کی کشمیر پر قراردادیں قبول نہیں۔ سرحد پار سے دہشت گردی ختم ہونے تک پاکستان سے مذاکرات نہیں کریں گے۔ بھارتی وزارت داخلہ نے کلنٹن انتظامیہ کے نام ایک پیغام میں کہا کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر کی دہشت گردی میں ملوث ہے۔ اور مسلسل کشمیری عسکریت پسندوں کی حمایت کر رہا ہے۔ کشمیر بھارت کا اندرونی معاملہ ہے اور اس پر کسی قسم کی سودے بازی برداشت نہیں کی جائے گی یاد رکھیں کشمیر ہمارا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں جھڑپیں اور بم دھماکے

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے کٹھ پتلی حکومت کے سیکرٹریٹ پر دستی بموں سے حملہ کر کے ایک شخص کو ہلاک اور 15 کو زخمی کر دیا۔ بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان معرکہ آرائی میں شدت آگئی ہے۔ وادی کشمیر اور جموں کے علاقے میں مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپوں میں درجنوں بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ مجاہدین نے 7 فوجی گاڑیاں بارودی سرنگوں کے دھماکوں میں تباہ کر دی ہیں۔ جھڑپوں میں دس حریت پسند بھی شہید ہو گئے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں خواتین پر بھارتی مظالم کے خلاف ہڑتال اور مظاہرے جاری ہیں۔ مجاہدین کے حملوں میں 77 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ کریک ڈاؤن کے دوران 50 مکانوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔

چیچنیا پر روس کی بمباری

روسی فوج کی چیچنیا کے شہروں اور دیہاتوں پر بمباری جاری ہے۔ سینکڑوں شہری شہید ہو گئے ہیں۔ بورس یلسن نے چھٹیاں منسوخ کر کے ماسکو میں چیچنیا کی تازہ صورتحال پر اپنے وزراء اور فوجی افسروں سے تبادلہ خیال کیا۔ اوسلو میں روسی وزیراعظم نے امریکی صدر بل کلنٹن سے اپنی بات چیت کی تفصیلات بتائیں۔ چیچن دارالحکومت پر روسی افواج نے تین اطراف سے حملے کئے پورا شہر دھوئیں میں ڈوب گیا۔ لوگ جانیں بچانے کیلئے مختلف سمتوں میں بھاگ اٹھے۔ چیچن صدر نے کہا ہے کہ ناکامی روسی کا مقدر ہے۔ چیچن وزیر خارجہ نے کہا کہ روس نے گروزنی پر قبضہ بھی کر لیا تو ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ جنگ جاری رہے گی۔

بدعنوانی میں پانچواں نمبر

وائس آف امریکہ نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ حالیہ بین الاقوامی جائزے کے مطابق پاکستان دنیا بھر میں بدعنوانی میں پانچویں نمبر پر ہے۔

غیر مشروط مذاکرات

امریکہ نے ایران کو غیر مشروط مذاکرات کی پیش کش کر دی ہے۔ امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ بہتر تعلقات کے خواہاں ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ مذاکرات کی میز پر بیٹھ کر تمام امور باہمی اتفاق رائے سے طے کریں۔

اسامہ کو کسی کے حوالے نہیں کریں گے

افغانستان کی طالبان حکومت نے کہا ہے کہ اسامہ کو کسی کے حوالے نہیں کریں گے۔ اسامہ کو افغانستان سے نکالنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے تمام خبریں بے بنیاد ہیں۔

افغانستان کی حالت زار

اقوام متحدہ نے انتباہ کیا ہے کہ افغانستان میں اس ماہ کے آخر تک امداد فراہم نہ کی گئی تو یہ انسانی تباہی کا سبب ہوگا۔ 65 ہزار افغان جو طالبان مخالف ہیں وادی پنج شیر میں پناہ لے چکے ہیں سردی سے بچنے کے لئے کوئلے اور خوراک کی ضرورت ہے۔

نواز شریف کی حکومت

برطانیہ میں خارجہ امور کے حزب اختلاف کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان میں نواز شریف کی حکومت۔ بہرصورت فوجی حکومت سے بہتر تھی۔ برطانوی حکومت کا بھی یہی موقف ہے۔

انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں

اینمنٹی انٹرنیشنل نے عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ افغانستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں رکوانے کی کوشش کی جائے۔

اڑیسہ میں سمندری طوفان

بھارتی صوبے اڑیسہ میں سمندری طوفان سے ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ وائس آف امریکہ کی رپورٹ کے مطابق کئی جگہوں پر اشیاء خورونوش پہنچانے میں مشکلات درپیش ہیں۔ اور کئی جگہوں پر متاثرین نے امدادی قافلوں کو لوٹا ہے اڑیسہ میں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری پڑی ہیں اور فضا متعفن ہو گئی ہے۔

کشمیر میں 368 مسلمان شہید

بھارتی وزارت داخلہ نے دعویٰ کیا ہے کہ کشمیر میں تین ماہ کے دوران جھڑپوں میں 368 مسلمان حریت پسندوں کو شہید کیا گیا ہے۔ اکثر حریت پسندوں کو پاکستان کی حمایت حاصل ہے۔

امریکی میزائل منصوبہ

روس کے صدر یلسن نے امریکہ کے صدر بل کلنٹن کو ایک خط میں متنبہ کیا ہے کہ امریکی میزائل منصوبہ ہتھیاروں پر بین الاقوامی کنٹرول کے لئے خطرناک ثابت ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 5 نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 19 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 6 نومبر- غروب آفتاب- 5-17
اتوار 7- نومبر- طلوع فجر- 5-04
اتوار 7- نومبر- طلوع آفتاب- 6-27

نئی کابینہ کا اعلان

نئی حکومت نے آٹھ رکنی وفاقی کابینہ کے قیام کا اعلان کردیا ہے۔ جن کے ناموں اور محکموں کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ زبیدہ جلال (بلوچستان) تعلیم۔ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر (سندھ) داخلہ و منشیات کنٹرول۔ عمر اصغر خان (سرحد) بلدیات و دیہی ترقی۔ عبدالرزاق داؤد (سندھ) صنعت تجارت پیداوار ڈاکٹر عبدالمالک کانسی (بلوچستان) محنت افرادی قوت وصحت ڈاکٹر شفقت جاموٹ (سندھ) خوراک وزراعت۔ ان کے علاوہ عبدالستار برائے خارجہ امور اور خزانہ کے لئے شوکت عزیز کا اعلان پہلے ہوچکا ہے۔ اس طرح سے ابھی تک جو آٹھ رکنی کابینہ ترتیب دی گئی ہے اس میں سندھ کے تین پنجاب کے دو بلوچستان سے دو اور سرحد سے ایک وزیر لیا گیا ہے۔

چیف ایگزیکٹو کی صدر سے ملاقات

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے صدر تارڑ سے ایوان صدر میں ملاقات کی ملاقات میں نئی کابینہ میں لئے جانے والے وزراء کے ناموں پر اتفاق کیا گیا۔ اور وزراء کی حلف برداری کی تقریب کے بارے میں دونوں رہنماؤں نے گفت و شنید کی اور فیصلہ کیا گیا کہ یہ تقریب ایوان صدر میں منعقد کی جائے۔ چیف ایگزیکٹو نے صدر سے یہ تبادلہ خیالات ناموں کے اعلان سے قبل کیا۔

نئی کابینہ کے وزراء

مس زبیدہ جلال جو کہ بلوچستان سے تعلق رکھتی ہیں انہوں نے تعلیم اور سماجی بہبود کے شعبوں میں شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ عبدالستار جن کا تعلق پنجاب سے ہے معروف سفارت کار ہیں اور سیکرٹری خارجہ اور وزیر خارجہ بھی رہ چکے ہیں۔ معین الدین حیدر صوبہ سندھ سے تعلق رکھتے ہیں اور سندھ کے گورنر رہ چکے ہیں۔ شوکت عزیز جن کا تعلق پنجاب سے ہے سٹی بنک کے ایگزیکٹو وائس پریذیڈنٹ رہ چکے ہیں انہیں مالیاتی شعبہ کا تجربہ ہے عمر اصغر خان (سرحد) معروف سوشل ورکر ہیں۔ عبدالرزاق داؤد (سندھ) ممتاز صنعت کار اور تعلیمی ماہر ہیں وہ ایک یونیورسٹی کے ریکٹر بھی رہ چکے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالمالک کانسی (بلوچستان) ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ ڈاکٹر شفقت جاموٹ (سندھ) انہوں نے امریکہ سے پی ایچ ڈی کیا۔ وہ انتظامی امور اور تعلیم کے شعبے میں وسیع انتظامی تجربہ رکھتے ہیں۔

مریدکے میں بم دھماکے

مریدکے میں تین بم دھماکوں سے ایک شخص ہلاک اور 29 زخمی ہوگئے۔ سہ پہر کو ڈیڑھ گھنٹے کے دوران ایک دھماکہ ہوٹل میں دوسرا لاری اڈے اور تیسرا ریلوے اسٹیشن کے قریب ہوا۔ ہوٹل میں ہونے والے دھماکے میں ایک شخص ہلاک اور کرکٹر عمران نذیر سمیت 18- افراد زخمی ہوگئے۔ لاری اڈے کے دھماکے میں 4 اور اسٹیشن کے قریب دھماکے میں 7- افراد زخمی ہوئے۔ دھماکوں سے شہر میں شدید خوف وہراس پھیل گیا۔ دکانیں اور بازار بند ہوگئے۔ لوگ گھروں میں دبک گئے۔

پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ لازمی ہے

وزارت پیٹرولیم کے سیکرٹری نے کہا ہے کہ پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ لازمی ہے۔ تاہم قیمتوں میں عالمی منڈی کی شرح سے اضافہ نہیں کریں گے۔ عام آدمی زیادہ متاثر نہیں ہوگا۔

تاجروں کا منفی ردعمل

جنرل سیلز ٹیکس کے نفاذ کے اعلان پر تاجروں نے منفی ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ تاجروں کا کہنا ہے کہ یہ ٹیکس دینا ناقابل عمل ہے۔ کاروبار بند کرکے چابیاں دینے کو تیار ہیں۔ اس سے ٹیکس عملہ کی کرپشن بڑھے گی۔

لشکر طیبہ پر آسمانی بجلی گر پڑی

مریدکے میں ہونے والے لشکر طیبہ کے اجتماع پر آسمانی بجلی گرنے سے بھگدڑ مچ گئی۔ 6- افراد زخمی ہوگئے۔ جن کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔

مریدکے کے دھماکوں کا بھارت پر الزام

لشکر طیبہ کے حافظ سعید نے کہا ہے کہ مریدکے میں ہونے والے بم دھماکے بھارت نے کرائے ہیں۔ دنیا جان لے بھارت دھماکوں کے ذریعے بے گناہوں کو مار رہا ہے۔

اقبال حیدر کی درخواست احمقانہ قرار دے دی گئی

سپریم کورٹ نے اقبال حیدر کی درخواست کو احمقانہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ کسی قانونی بل پر ارکان پارلیمنٹ کو حکم جاری نہیں کرسکتے۔ مولوی اقبال حیدر نے اپنی درخواست میں کہا تھا عدالت سینٹ کو حکم جاری کرے کہ انسداد دہشت گردی کے مسودہ قانون میں کوئی ترمیم نہ کی جائے۔

اشتیاق اظہر انتقال کرگئے

تحریک پاکستان کے کارکن اور مہاجر رابطہ کونسل کے چیئرمین صحافی اور ایم کیو ایم کے سابق لیڈر اشتیاق اظہر دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کرگئے انہوں نے اختلافات پر ایم کیو ایم سے علیحدگی اختیار کرلی تھی اور مسلم لیگ میں شامل ہوگئے تھے۔

شادی آرڈیننس ختم

وزارت قانون نے وضاحت کی ہے کہ شادی آرڈیننس 16- اگست 1999ء کو نواز دور میں ہی ختم ہوگیا تھا۔ تاہم 12- اکتوبر کو حکومت کی تبدیلی کے وقت جو آرڈیننس نافذ تھے وہ جاری رہیں گے ان پر چار ماہ کی مدت کا اطلاق نہیں ہوگا۔ سوائے اسکے کہ حکومت ان کو ختم کرنے کا اعلان کر دے۔

دولت مشترکہ راضی ہوگئی

دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ پاکستان میں فوجی کارروائی سراسر غلط نہیں تھی۔ یہ کارروائی وہاں کے عوام کے موڈ کے بالکل خلاف بھی نہیں تھی۔ لہٰذا جنرل پرویز مشرف کے ساتھ کام کرنے پر آمادہ ہیں۔

نادہندگان کے خلاف خصوصی عدالتیں

معلوم ہوا ہے کہ 3 کروڑ روپے سے زیادہ قرضوں کے نادہندگان کے خلاف مقدموں کی سماعت ہائی کورٹوں کے ججوں پر مشتمل خصوصی عدالتیں کریں گی۔ جو 90 دن کے اندر فیصلہ سنادیا کریں گی۔ 3- کروڑ سے کم نادہندگان کے مقدمات کی سماعت موجودہ 34 بنکنگ کورٹس ہی کریں گے۔ جہاں تیزی سے سماعت کی جائے گی۔

سوات میں دو بم دھماکے

سوات کی تحصیل مٹہ میں بموں کے یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے جن میں چھ افراد شدید زخمی ہوگئے۔

سارک کو کسی ایک ملک کی ڈکٹیشن پر نہ چلایا جائے

پاکستان نے کہا ہے کہ سارک کو کسی ایک ملک کی ڈکٹیشن پر نہ چلایا جائے بھارت کی طرف سے نیپال میں سربراہ کانفرنس کا انعقاد ملتوی کرنے کی درخواست پر نیپال اور سری لنکا دونوں ممالک مخالفانہ ردعمل کا اظہار کرچکے ہیں۔

9 نومبر کو عام تعطیل ہوگی

علامہ اقبال کے یوم پیدائش پر 9 نومبر کو ملک بھر میں عام تعطیل ہوگی۔

اسلام کے بارے میں

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ میں پکا مسلمان ہوں۔ پاکستان اسلامی ریاست ہے۔ لیکن تنگ نظر خیالات سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام کے بارے میں صرف ان کا نظریہ صحیح ہے۔

الله شافی — الله شافی
چھوٹے قد کا علاج
تین سے بیس سال تک کے بچوں کے قد
بڑھانے کا دو ماہ کا مکمل اور کامیاب ترین علاج
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گول بازار ربوہ فون - 212399

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
عصر تا مغرب
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفار مر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر- طاہر محمود
☎ 844986.

چائنیز و پاکستانی کھانے
ربوہ شہر میں پہلا معیاری
صاف ستھرا اور لذیز کھانوں کا مرکز
شہزاد ریسٹورنٹ
اقصیٰ چوک ربوہ - فون 212039 PP

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15
تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطب حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا- ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61